



سوال

(192) قبل از وقت زکوٰۃ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ماہ رمضان میں زکوٰۃ ادا کرہیتے ہیں لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دوران سال کوئی ضرورت، منہ ہمارے سلسلے آتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مال زکوٰۃ سے اس کا تعاون کریں، کیا قبل از وقت زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے، شرعی طور پر اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ کے فرض ہونے کی تین شرائط ہیں۔

1- مال نصاب کو پہنچ جائے۔ 2- مال، ضروریات سے فاضل ہو۔ 3- اس مال پر سال گزر جائے

اگر ایک آدمی نے ان شرائط کی موجودگی میں زکوٰۃ ادا کر دی ہے، اس کے بعد پھر اس کے سلسلے کوئی ضرورت مند آجاتا ہے اور وہ شخص مال زکوٰۃ کے علاوہ اپنی گروہ سے اس کا تعاون کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو وہ زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے بھی اس سے تعاون کر سکتا ہے، یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی قبل از وقت کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا زکوٰۃ لپنے وقت سے پہلے ادا ہو سکتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ [1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ دینا جائز ہے اور اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم کے ہاں بھی قبل از وقت زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔ چنانچہ امام ابو داؤد نے اس حدیث پر باس الفاظ عنوان قائم کیا ہے ”قبل از وقت زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان“ جبکہ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وقت سے پہلے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، ہمارے رجحان کے مطابق امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف مرجوح ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] ابو داؤد، الزکوٰۃ: ۶۳۳۔



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 190

محدث فتویٰ